بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

[illegible]

چودہ (۱۴) ستارے

(معہ اضافہ)

یعنی

حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے حالاتِ زندگی

مؤلفہ

تاج المتکلمین نجم الواعظین مؤرخ یگانہ فخر الشیعہ حضرت حجۃ الاسلام الحاج مولانا مولوی السید نجم الحسن کراروی مدظلہ العالی

ممبر اعلیٰ، پاکستان مجلس علماء، ممبر رجسٹری کمیٹی مرکزی حکومت پاکستان

ناشران

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی اندرون موچی دروازہ

لاہور

کی تعبیر بتا سکتا ہے۔ نوشیرواں نے عبدالمسیح کو حکم دیا کہ فوراً شام چلا جائے۔ چنانچہ وہ روانہ ہو کر دمشق پہنچا اور بروایت ابن واضح "باب جابیہ" میں اس سے اس وقت ملا جبکہ وہ عالم احتضار میں تھا۔ عبدالمسیح نے کان میں چیخ کر اپنا مدعا بیان کیا۔ اُس نے کہا کہ ایک عظیم ہستی دنیا میں آچکی ہے۔ جب نوشیرواں کی نسل کے ۱۴ مرد و زن حکمران کنگروں کے عدد کے مطابق حکومت کر چکیں گے تو یہ ملک اس خاندان سے نکل جائے گا۔ "ثم فاضت نفسہ" یہ کہہ کر وہ مرگیا۔ (روضۃ الاحباب ج ۱ صـ۵۶، سیرت حلبیہ ج ۱ صـ۸۳، حیات القلوب ج ۲ صـ۴۲، الیعقوبی صـ۹)۔

آپ کی تاریخِ ولادت

آپ کی تاریخِ ولادت میں اختلاف ہے۔ بعض مسلمان ۲ ربیع الاول بعض ۸، بعض ۹ اور بعض ۱۲ بتلاتے ہیں۔ لیکن جمہور علماء اہل تشیع اور بعض علماء اہل تسنن ۱۷ ربیع الاول سنہ عام الفیل مطابق ۵۷۰ء کو صحیح سمجھتے ہیں۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ حیات القلوب ج ۲ صـ۴۴ میں تحریر فرماتے ہیں کہ علماء امامیہ کا اس پر اجماع و اتفاق ہے کہ آپ ۱۷ ربیع الاول سنہ عام الفیل یوم جمعہ بوقتِ شب یا بوقتِ صبح صادق "شعب ابی طالب" میں پیدا ہوئے ہیں۔ اس وقت نوشیرواں کسریٰ کی حکومت کا بیالیسواں سال تھا۔

آپ کی پرورش و پرداخت اور آپؐ کا بچپنا

مورخ ذاکر حسین لکھتے ہیں کہ بروایتے آپ کے پیدا ہونے سے پہلے اور بروایتے آپ دو ماہ کے بھی نہ ہونے پائے تھے کہ آپ کے والد "عبداللہ" کا انتقال بمقام مدینہ ہوگیا۔ کیونکہ وہاں تجارت کے لیے گئے تھے۔ انھوں نے سوائے پانچ اونٹ اور چند بھیڑوں اور ایک حبشی کنیز برکت (ام ایمن) کے اور کچھ ورثہ میں نہ چھوڑا۔ حضرت آمنہؑ کو حضرت عبداللہؑ کی وفات کا اتنا صدمہ ہوا کہ دودھ خشک ہوگیا۔ چونکہ مکہ کی آب و ہوا بچوں کے واسطے چنداں موافق نہ تھی۔ اس واسطے نواح کی بدو عورتوں میں سے دودھ پلانے

اور کہانت کے معنی غیب کی خبر دینے کے ہیں۔ بروایت سفینۃ البحار اُس نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت اور حضرت علیؑ کی خلافت اور حضرت مہدیؑ کی غیبت کی بھی خبر دی تھی۔ اس کی عمر بروایت روضۃ الاحباب ۹ سو برس اور بروایت حیات القلوب ۹ سو برس کی تھی۔

ان دونوں علماء کے بیان میں فرق اس لیے ہے کہ اس کی ولادت بند عرم کے ٹوٹنے کے وقت ہوئی تھی اور بند عرم کے ٹوٹنے کو بعض مورخین سابقین نے حضرت مسیحؑ سے ۳۰۲ برس پہلے اور بعض نے پہلی صدی مسیحی کے آغاز میں لکھا ہے

مجمع البحرین میں ہے کہ کاہن کے معنی ساحر کے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ کاہن کے جن تابع ہوتے تھے بعض کا خیال ہے کہ کہانت ایک علم ہے جو حساب سے تعلق رکھتا ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ شیطان جب آسمان پر جاتا تھا تو وہاں سے خبریں لاتا تھا۔ اور شیطانی افراد کو بتاتا تھا۔ دنیا میں دو بڑے کاہن گزرے ہیں۔ ایک شق دوسرا سطیح، رسول کریمؐ کی ولادت کے بعد فن کہانت ختم ہوگیا تھا۔

کے واسطے تلاش کی گئی۔ آمنا کے دستیاب ہونے تک ابولہب کی کنیزک، ثویبہ نے آنحضرت کو تین چار مہینے تک دودھ پلایا۔ اقوام بدو کی عادت تھی کہ سال میں دو مرتبہ موسم بہار اور موسم خزاں میں دودھ پلانے اور بچے پالنے کی نوکری کی تلاش میں آیا کرتی تھیں۔ آخر حلیمہ سعدیہ کے نصیبہ نے زور کیا۔ اور وہ آپ کو اپنے گھر لے گئیں اور آپ حلیمہ کے پاس پرورش پانے لگے۔ (تاریخ اسلام جلد ۲ ص۲۲ تاریخ ابوالفداء ج ۲ ص۲)۔

مجھے اس تحریر کے اس جز و سے کہ رسول خدا کو ثویبہ اور حلیمہ نے دودھ پلایا[1]، اتفاق نہیں ہے۔

مورخین کا بیان ہے کہ آپ میں نمو کی قوت اپنے سن کے اعتبار سے بہت زیادہ تھی جب تین ماہ کے ہوئے تو کھڑے ہونے لگے۔ اور جب سات ماہ کے ہوئے تو چلنے لگے، آٹھویں مہینے اچھی طرح بولنے لگے۔ نویں مہینے

---

[1] اگرچہ تقریباً تمام مورخین نے ثویبہ اور حلیمہ کے متعلق یہ لکھا ہے کہ ان عورتوں نے حضرت رسول کریمؐ کو دودھ پلایا تھا اور تھوڑے دن نہیں بلکہ کافی عرصہ تک پلایا تھا۔ لیکن میرے نزدیک یہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ دنیا کی کسی تاریخ میں یہ نہیں ہے کہ کسی نبی کو اس کی ماں کے علاوہ کسی اور نے دودھ پلایا ہو۔ حضرت نوحؑ سے حضرت عیسیٰؑ تک کے حالات دیکھ جائیے کوئی ایک مثال بھی ایسی نہ ملے گی جس سے رسول خداؐ کو حلیمہ وغیرہا کے دودھ پلانے کی تائید ہوتی ہو۔ اور ہمیں تو ایسا نظر آتا ہے کہ جیسے قدرت کو اس امر پر اصرار شدید تھا کہ وہ اپنے نبی کو اس کی ماں ہی کا دودھ پلوائے۔ مثال کے لیے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ کا واقعہ دیکھ لیجیے اور اندازہ لگائیے کہ کن ناسازگار حالات و واقعات میں ان کی ماؤں کو دودھ پلانے کے لیے ان تک پہنچایا گیا اور جب ایسا دیکھا کہ ماں کے پہنچنے میں دیر ہو رہی ہے تو خود اسی بچے کے انگوٹھے سے دودھ پیدا کر دیا، جیسا کہ حضرت ابراہیم کے لیے ہوا۔ مطلب یہ تھا کہ اگر بچے کی ماں کا دودھ دستیاب نہ ہو سکے تو کسی دوسرے طریقے سے شکم سیری ہو جائے۔ ولیں حالات میری سمجھ میں نہیں آتا کہ انبیاء سابق کے طریقے اور اصول سے ہٹ کر رسول کریمؐ کو ماں کے علاوہ کسی دوسری عورت کے دودھ پلانے کو کیونکر تسلیم کر لیا جائے۔ خصوصاً ایسی صورت میں جب کہ یہ تسلیم شدہ ہے۔ "لحمة الرضاع کلحمة النسب" دودھ سے جو گوشت پیدا ہوتا ہے وہ نسب کے گوشت و پوست کے مانند ہوتا ہے۔ "ویحرم من الرضاع ما یحرم من النسب" اور دودھ پینے سے وہ رشتہ ناجائز ہو جاتا ہے جو نسب سے ناجائز ہوتا ہے۔ (مفردات امام راغب اصفہانی ص۲۲) اور پھر ایسی صورت میں جب کہ ماں موجود تھیں اور عہد رضاعت کے بعد تک زندہ رہیں۔ میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلعم کو جناب آمنہؑ نے دودھ پلایا تھا اور ثویبہ و حلیمہ نے ان کی پرورش و پرداخت کی تھی۔

میرے اس نظریے کو اس سے اور تقویت پہنچتی ہے کہ خداوند عالم حضرت موسیٰؑ کے لیے ارشاد فرماتا ہے کہ "وحرمنا علیہ المراضع من قبل" ہم نے دودھ پلائے جانے کے سوال سے پہلے ہی تمام دائیوں کے دودھ کو موسیٰؑ کے لیے حرام کر دیا تھا۔ (پ۲۰ - رکوع ۴)۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ خداوند عالم حضرت موسیٰؑ کو ماں کے علاوہ کسی کے بھی دودھ پینے سے بچانے کا اہتمام کرے اور فخر موسیٰ، حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس طرح نظر انداز کر دے کہ ایسی عورتیں انھیں دودھ پلائیں جن کا اسلام بھی واضح نہیں ہے ۱۲ منہ۔